سوال

(177)مرحوم کاچند بیٹیوں میں وراثت تقسیم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حاجی یونس (والد) نے اپنی زندگی میں کچھ بیٹوں اور بچیوں کے نام جائیداد کروائی اور چند بیٹوں اور بیٹیوں کو کچھ بھی نہیں دیا، اب عرض یہ ہے کہ وضاحت کریں کہ کچھ اولاد کو دینا اور کچھ کو محروم رکھنا شریعت محمدیہ کے مطابق صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ: ((عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: سووا بین أولادکم فی العطیة الخ))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہبہ کرنے میں اپنی اولاد کے مابین برابری کرو۔'' لہذا معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ تقسیم اور ہبہ صحیح نہیں ہے اگر کوئی آدمی اپنی زندگی میں ہی اپنی ملکیت اولاد میں تقسیم کرنا چاہے تو بیٹیوں اور بیٹوں کو ایک جیسا برابر برابر دے اس کے علاوہ تقسیم کے سارے طریقے درست نہیں ہے۔ اس لیے مرحوم کی زندگی میں تقسیم کی ہوئی ملکیت میں سب بہن بھائی برابر کے وارث بنیں گے۔

جیسا کہ دوسری حدیث مبارکہ میں بیان فرمایا ہے:

((عن النعمان بن بشیر أن أباہ نحلہ غلاما وأنہ جاء إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدہ فقال أکل ولدک نحلتہ قال لاقال فارددہ)) (رواہ ابن ماجہ)

''نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو ایک غلام بطور ہبہ دیا، پھر اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنانے کے لیے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا سب بچوں کو ہبہ کی ہے تو عرض کی کہ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس ہبہ کو رد کرتا ہوں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 577

محدث فتویٰ